

سلسلہ نمبر 7



قادیانیوں کو دعوتِ اسلام

حضرت محمد یوسف لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ

مرکز تبلیغی
5877456

www.khatm-e-nubuwwat.org

© 2011 Khatm-e-Nubuwwat. All rights reserved.

بسم اللہ اللوہ من اللوہیم

مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ سلسلہ نبوت حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہو کر خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی شخص مصعب نبوت پر یا غوثوں و مہکا بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی رسالت و نبوت کا دور تھا۔ مسند تک باقی رہے گا اور یہ بھی نہیں کہ ایک بار آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی کی حیثیت سے کہیں مہیوت کیا جائے اور اگر کسی زمانے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دوسری بار خلعت نبوت سے آراستہ کر کے کسی اور جگہ بھیجا جائے۔ نہیں! بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی بعثت ہی ایسی کافی و شافی تھی کہ وہ قیامت تک خاتم دور رہے گی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت و نبوت کا آئینہ بدلتا ہی نہ ہوگا۔ یہاں سے دور غصوں رہے گا۔ اور وہی غروب و مہکا نشان کے بعد دوبارہ سلسلہ نبوت جاری کرنے کی ضرورت لاحق ہوگی۔

لیکن مرزا قاسم احمد قادریانی کا عقیدہ ہے کہ اگر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نبی کی حیثیت سے دنیا میں دوبارہ آنا مقاب اللہ مقدر تھا، چنانچہ ایک دفعہ پہلی صدی تک میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم عمر کی حیثیت سے کہہ کر رہیں مہیوت ہوئے اور دوسری بار انیسویں صدی تک کے آخر اور چودھویں صدی ہجری کے آغاز میں، قادریوں (خلع کھودا) میں شرفی مقاب) میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مہیوت کیا گیا لیکن یہ دوسری دفعہ بعثت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی فعل میں نہیں ہوئی بلکہ اس بار مرزا قاسم احمد قادریانی کی فعل میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا عہدہ بدلنا آپ کے اس عہدہ کو مرزا قاسم احمد قادریانی کی "خاص اصطلاح" میں "مصلح" اور "مہر" کہہ جاتا ہے۔

اس عقیدے کی بنا پر مرزا قاسم احمد قادریانی کا دعویٰ ہے کہ وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مہر ہونے کی وجہ سے مجدد محمد رسول اللہ، جسے دین کا مجدد محمد رسول اللہ کا مجدد ہے اور ان کی آمد مجدد محمد رسول اللہ کی آمد سے فرق ہے (صرف یہ کہ پہلی بھر آیا دہری میں آپ مہر تھے) (صلی اللہ علیہ وسلم) اور دوسری میں آپ کا نام قاسم احمد (قادریانی اصطلاح میں صرف اس) ہے۔ پہلی بعثت کہ میں ہوئی تھی، دوسری قادریوں میں، پہلی بعثت چلائی تھی اور دوسری چلائی۔

اس سلسلہ میں بعد میں ذیل حوالے ملاحظہ فرمائیں:

- 1- "معرض آ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے دو بعثت مقدر تھیں ایک بعثت مجتبیٰ ہدایت کے لیے دوسری بعثت مجتبیٰ ہدایت ہدایت کے لیے۔" (فقہ کلامیہ میں دو بعثت مقدر تھیں خزانہ ص 266 تا 276)
- 2- "مگر اس پر بھی تو غور کرو کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دو بعثتوں کا قرآن کریم میں ذکر فرمایا ہے اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے صاف فرمایا ہے کہ جس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو امیں پہنچی کہ دہلیوں میں رسول بنا کر بھیجا گیا ہے اسی طرح ایک بار تم میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مہیوت کیا جائے گا۔ جو ایسی تک دیا میں پیدا نہیں کی گئی، لیکن چونکہ یہ قانون قدرت کے خلاف ہے کہ ایک شخص جب فوت ہو جائے تو

اسے بھر دیا جس لایا چارے..... جس پر وہ اس صحت میں پھرا ہونکا ہے کہ جب ہی کریم سلی اللہ علیہ وسلم کی
بشیرت دہائی کے لیے ایک ایسے شخص کو چاہا جس نے آپ کے کمالات نبوت سے پھرا حیران اور حیران حیران
اصول اور دعوتِ حقِ اللہ میں آپ کا مطالبہ جو اس آپ کی اطلاع میں اس قدر آئے تھے کہ اس نے آپ کی ایک
وجہ تصویر بن جانے پر سب سے پہلے شخص کا دلایا جس نے خود ہی کریم سلی اللہ علیہ وسلم کا دلچسپی آتا ہے اور چنگ
مطابقت نامہ کی وجہ سے اس کا منہ اور ہی کریم میں کوئی تبدیلی ہوتی نہیں رہی۔ حتیٰ کہ ان دونوں کے بعد بھی ایک مجدد
کا ہی حکم رکھنے پر اس صحت میں کیا اس بات میں کوئی شک نہ پاتا ہے کہ تاریخ میں اللہ تعالیٰ نے پھر سلی
اللہ علیہ وسلم کا آنا۔ (مذکورہ تفصیل میں 104، 105 صفحہ پر آنسو پلوجہ 4 شعبہ اہل 1915ء)

۳۔ "جس نے اس کا موجد (مرزا غلام احمد قادیانی) اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دو معبودوں کے درجے میں لیا اس نے اس کا موجد (مرزا غلام احمد قادیانی) کی حالت تکبر کی، کیونکہ اس کا موجد (مرزا غلام احمد قادیانی) کہتا ہے مبارک و جود کی دعوہ (میرا وجود آپ ہی کا وجود بن گیا ہے) اور جس نے اس کا موجد (مرزا غلام احمد قادیانی) اور نبی کریم میں تفریق کی اس نے بھی اس کا موجد کی تعلیم کے خلاف قدم ہار دیے کیونکہ اس کا موجد صرف فرما تا ہے کہ من فوق یعنی وہ ابن المصطفیٰ فیما عرفنی و ملا احوال (جس نے میرے لئے مصطفیٰ کے درجے میں تشریف کیا اس نے مجھے خدا بنا دیا اور شکیلا) (دیکھو غلط فہمی اس سے 171 خزانہ ص 258 و 260) اور وہ جس نے اس کا موجد کی بدعت کو نبی کریم کی بدعت قرار دیا اس نے قرآن کو پس پشت ڈال دیا کیونکہ قرآن یہاں پر یاد کر رہا ہے کہ محمد رسول اللہ (محمد بن عبد اللہ) نہ تھا بلکہ محمد بن عبد اللہ (محمد بن عبد اللہ) جو 1930ء میں پیدا ہوا

اسی حال میں صباغ ہے کہ مرزا نظام احمد گاندھی کی لکھنؤ کی حمایت کا یہی جہاد ہے کہ حضرت علی ایوب علیہ السلام کے پیروں پر آکر اس کی تائید کرے اور ان کو اپنا سربراہ مقرر کرے۔

قلمبانی، بحث کے آغاز و اختتام

”خبر رسول اللہؐ کا دنیا میں دو بار آنا (بکرہ اور یس میں سمجھتے ہو کہ مرزا کا نظام احمدیہ دنیائی کی عقل میں کیا ہو سکتا) اپنے علموں میں اور بھی چھاپا کہ مرزا کا نظام احمدیہ دنیائی کی اور ان کی عبادت کے لوگ کمال میں آتے ہیں۔ پھر دنیا کا کوئی مسلمان اس کا کمال نہ سمجھتا ہے، بلکہ تمام مسلمانوں کا کمال مرزا کی عقل ہی

۱۹۱۱ء

۲ حضرت علیؓ نے اپنے علم کا نام اٹھایا اور آپ کی تائید کا تقاضا ہے کہ آپ کا لایا ہوا یہ حق دینا تک کام
وہ نام ہے۔ شاہ کی لائی ہوئی کتاب ہمارے دین سے مفقود ہوا اور شاہ کی امت کی بھی گراہی پر حق ہو گیا کہ
صوبہ قطیف سے حاجت ہے۔ مرنے والا ہمارا دینی امور رسول اللہ کی پشت پر نہ کاروبار کرنے کے لئے نظر

ایک ہوا کیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں جا چاہتے تھے وہ سرور الکلام احمد قادیانی کے ہشتاد ہادی کا دور
 (1301ھ) شروع ہونے سے پہلے تکمرٹ تک گئی دنیا میں چاروں طرف انہی میرا حق احمد میرا حق احمد میں وہ
 دین خدا ایمان خدا، چاہتے تھے کہ اب چاہتے تھے احمد یہ سب یکہ دنیا کو سرور الکلام احمد قادیانی کے ہشتاد ہادی
 نصیب ہوا مگر یہ کہ سرور الکلام احمد قادیانی کا ہشتاد ہادی کا عقیدہ حق نہیں ہے جب کہ پہلے یہ عقیدہ رکھنا چاہتے کہ
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کن ہشتاد کا نور کچھ چکا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت و نبی کا چراغ گل ہو چکا
 تھا اس آقا رسالت کے بعد بھی دنیا میں امام ہار کی تکمیل تکلیف تھی اسلئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی پوری کی
 پوری دنیا گرہ ہو گئی تھی یہ عقیدہ سچا ہے یا غلط؟ اس کا فیصلہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل و اقوال سے خود ہی کیجئے،
 میں صرف یہ عرض کر رہا ہوں گا کہ یہ عقیدہ بھی کسی زمانے میں کسی مسلمان کا نفس رہ نہ ہو سکتا ہے، البتہ سرور الکلام احمد
 قادیانی کی عقیدہ رکھتے تھے اور وہ اسی عقیدہ کی تحقیق اپنی عصامت کو بھی کرتے رہے۔ کیونکہ یہی عقیدہ ان کے
 ”عمل و سیرت کی عمارت کا بنیادی حجر ہے، چہر حال اسلئے اظہار فرمائیے:

- 1- آج کل دھابہ پورہ میں 1857ء کی طرف اشارہ ہے۔ جس کی نسبت خدائے تعالیٰ آج
موجود ہوا میں فرماتا ہے کہ جب وہ لوگوں نے کافر قرآن زمین پر سے اٹھایا جائے گا، سو یہاں ہی 1857ء میں
مسلمانوں کی حالت ہوگی جیسی.....، قرآنی تعلیم ایسے لوگوں کے دلوں سے مٹ گئی ہے کہ گویا قرآن آسمان پر
اٹھایا گیا ہے، وہ ایمان جو قرآن نے سکھایا تھا اس سے لوگ بے خبر ہیں، وہ مرتعین جو قرآن نے سکھایا تھا اس
سے لوگ فاصل ہو گئے ہیں۔ پس یہ کہہ کر قرآن پڑھتے ہیں مگر قرآن ان کے دل سے بچے نہیں اترتا، انہی
مضوں سے کہا گیا ہے کہ آخری زمانہ میں قرآن آسمان پر اٹھایا جائے گا۔ پھر انہیں حدیثوں میں لکھا ہے کہ
وہ قرآن کو زمین پر لانے والا ایک مردِ صالحی (یعنی مرزا غلام احمد دہلوی)۔ (بخاری)۔ یہ حدیث
درحقیقت اسی زمانہ کی طرف اشارہ کرتی ہے جو آج کل دھابہ پورہ میں 1857ء میں اٹھایا گیا ہے۔

(36-4225-489) (Sub E) (Sect 87(2)(b)) (T2) (1-5-00) (J.M.)

- [illegible]

- 3۔ "ہم کہتے ہیں کہ قرآن کہیں موجود ہے، اگر قرآن موجود تھا تو کسی کے لئے کیا ضرورت تھی، مشکل تو یہی ہے کہ قرآن دوبارہ ملے یا نہ ملے کسی کے لئے تو ضرورت تھی، آئی کہ رسول اللہ کو یہ وحی ہو، (یعنی مرقا کا نام) اور یابی کی شکل میں) کہ دوبارہ ملے یا نہ ملے، آپ پر قرآن شروع ہوا ہے۔ (حدیث الفصل 173) انھیں دوسرے اہل حق کے حضور سے پہلے یہ حق و ضروری ظہور کیا کہ سالہ نبوی کا آداب دینا کے طریق سے ادب

چنانچہ اس کی کوئی مدعنی باقی رہی نہ ایمان تھا نہ اسلام تھا نہ قرآن تھا نہ چاروں طرف سے اسلام ہوا اور اس کے مخالف ہوا۔
 سب بکھڑا اسلام اور دینی کی بحث کے قائل ہوا۔

حقیقہ (2): مکمل اور دوسری بحث کا الگ الگ حصہ

جب مرزا غلام احمد دینی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دوا لگ لگ بھیجی تو کہیں نہ ایک نئی بحث پھیل رہی اور دوسری دینی بحث پھیل رہی مرزا غلام احمد دینی، قرآن و احادیث و فقہ و عقائد کا وہ بھی لگا لگا۔ چنانچہ مرزا غلام احمد دینی کا حقیقہ ہے کہ جو عمری مسی سے دوسری بحث کا وہ شروع ہوتا ہے کہ جو عمری مسی کے آخر میں مکمل بحث کی تمام برکات ختم ہو گئی تھیں، حتیٰ کہ قرآن و احادیث و فقہ و عقائد کا وہ سب لکھا تھا کہ دوسری بحث کے مقدم سے دوا نہ لے سکتا تھا اس سے علاحدہ یہ چیز تھی کہ آتا ہے کہ جو عمری مسی کی بحث کا وہ ختم ہو چکا تھا اب جو عمری مسی سے دینی بحث کا وہ شروع ہوتا ہے۔ لہذا نہایت کی نہایت قلعہ کے لیے نئی بحث کا وہ قمر الدینی ہے۔ اور اسلام کا صرف وہی ایسا نیا حق و باطل اور موجب نہایت ظہور ہے جس پر دینی بحث کی ضرورت ہے۔ مرزا غلام احمد دینی لکھتے ہیں کہ "خاتم النبیین کیا ہے کہ جو مسلمانوں میں سے کھوئے الگ رہے گا وہ ۱۱ ہونے کا۔" (مجموعہ اشتہارات ص 416 تا 28 طبع لندن) مگر ایک حضرت کا موجود (مرزا غلام احمد دینی) کا الہام ہے جو آپ نے اپنے اشتہار و عقائد و عقاید اور 23 مئی 1900ء کو فرمایا تھا کیا ہے کہ جو عمری مسی سے جو شخص عمری ہی رہی نہیں کہے گا کہ جو عمری مسی میں داخل نہیں ہوگا اور جو اسلام سے گونا گونا گوار رسول کی تائیدی کرنے والا اور پیغمبر ہے۔ (نور کرم ص 33، مجموعہ اشتہارات ص 273 تا 33)

خلاصہ یہ کہ مرزا غلام احمد دینی کے مدعیوں کے دلائل حقیقہ کا ایک اہم ترین حجت ہے کہ جو عمری مسی کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت و نبوت پر ایمان نہ آتا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کی ضرورت کی ضرورت کہ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت و اشارات پر عمل کرنا موجب نہایت فتنہ، بلکہ یہ ساری چیزیں کا وہ ہوا تھا کہ کار ہیں جب تک کہ مرزا غلام احمد دینی پر ایمان نہ دیا جائے۔ کیونکہ جو عمری مسی کے بعد کی رسالت و نبوت کا وہ نہیں رہا، بلکہ دینی رسالت و نبوت کا وہ شروع ہو چکا ہے اور اس دور میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت پر عمل کرنے والوں کی بھی وہی حلیت ہوگی جو رسالت میں صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کی شریعت پر عمل کرنے والوں کی ہے۔ یعنی مرزا خیر احمد کے الفاظ میں: "ہر ایک ایسا شخص جو موسیٰ علیہ السلام کو قاتل ہے مگر عیسیٰ کو نہیں مانتا یا عیسیٰ کو قاتل ہے مگر موسیٰ کو نہیں مانتا یا موسیٰ کو قاتل ہے مگر عیسیٰ کو نہیں مانتا نہ صرف کا کہنا ہے۔"

(مجموعہ رسائل 110 لاہور خیر احمد)

یہ دینی حقیقہ ہوا اس کے برعکس اسلامی حقیقہ یہ ہے کہ رسالت میں صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ جو عمری مسی تک محدود نہیں، بلکہ تمام تک ہے اس لیے ایمان و ذکر کا اصول آج بھی وہی ہے جو جو عمری مسی سے پہلے

قادر اور بڑی سیارچی سمیت تک قائم رہے گا۔ اب اہل حق کو گورنر کا چاہے کر کیا گاویانی حقیقہ کے مطابق رسالت محمدیہ (مرزا کا نام احمد گاویانی کی اصطلاح میں بکلی اہل حق) مخصوص خدا کا نام احمد گاویانی ہے یا نہیں؟ حقیقہ (3) : چنانچہ کلام محمدیہ

جب مرزا کا نام احمد گاویانی اور ان کی جماعت کا یہ حقیقہ ہے کہ مرزا کا نام احمد گاویانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری اہل حق کا منظر ہونے کی علامت ہے۔ ”محمد رسول اللہ“ میں گئے ہیں تو یہ حقیقہ بھی لازم ملزوم ہو گا کہ وہ نام جو سال و کلامات بکلی اہل حق میں حضرت محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی میں پائے جاتے تھے وہ اب برہنہ کی رنگ میں پھرتے کے پورے چاہے چاہے مرزا کا نام احمد گاویانی کے نام سے ملتا ہو چکے ہیں۔ جو صاحب و نظام کی جرح و جرحی صدی تک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مخصوص تھا وہ اب مرزا کا نام احمد گاویانی کو تقویٰ میں کیا چاہتا ہے۔ جس سے رسالت پر پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جلد اثر فرماتے تھے اب اس پر مرزا کا نام احمد گاویانی رہتی اثر فرماتا ہے۔ مرزا کا نام احمد گاویانی اور ان کی جماعت اس حقیقہ کے انکار پر اصرار کرتی ہے ان کے کچھ مخالفین میں سے چار حوالے صحیح ذیل ہیں۔ مرزا کا نام احمد گاویانی گھٹتے ہیں۔ ”جب کہ میں برہنہ کی طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہوں اور برہنہ کی رنگ میں تمام کلامات محمدیہ مع نبوت محمدیہ کے برہنہ آئندہ حقیقت میں محسوس ہیں تو ہرگز انہیں سالہا سال گزراں نہ جاتا جس نے ظہور و برہنہ کی صورت کا ذکر کیا ہے۔“

(اشہد بآپ قاضی کا نام احمد گاویانی ص 212-213)

دوسری کہہ گھٹتے ہیں۔ ”نیک برہنہ کی صورت نے نبی اور رسول علیا ہے اور اسی طور پر خدا نے بار بار میرا نام نبی اللہ اور رسول اللہ کا نیک برہنہ کی صورت میں میرا نام احمد گاویانی نہیں ہے بلکہ میرا حقیقی صلی اللہ علیہ وسلم ہے اسی لحاظ سے میرا نام احمد گاویانی نہیں ہے اور رسالت کی دوسرے کے پاس نہیں گئی بلکہ میرے پاس ہی رہی۔“

(آپ قاضی کا نام احمد گاویانی ص 213-214)

ان مخالفین سے گاویانی حقیقہ کا اظہار بخوبی واضح ہو جاتا ہے کہ ان کے نزدیک مرزا کا نام احمد گاویانی کے ساتھ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہونے کے معنی یہ ہیں کہ مرزا کا نام احمد گاویانی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کلامات حاصل ہیں اور چہ جرحی صدی سے ”محمد رسول اللہ“ صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت رسالت پر مرزا کا نام احمد گاویانی محسوس ہے کیا کوئی مسلمان آپ کے لیے بھی اس حقیقہ کو تسلیم کر سکتا ہے؟

خصوصیات نبوی اور مرزا کا نام احمد قاضی

اور یہ تو صرف اعلیٰ حقیقہ تھا کہ ”مرزا کا نام احمد گاویانی“ میں احمد ہے اس لیے انہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام کا نام نظام و منصب شرف و مرجعہ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت و کلامات نبوت بھی یکساں ہیں۔ جو یکساں پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا اب ”اہل حق“ کے منکر اور اب یکساں مرزا کا نام احمد گاویانی کے

پاس ہے۔ آجے اب یہ دیکھیں کہ مرزا نظام احمد ہادیانی اور ان کی جماعت نے ایشیائیوں کے پردے میں مرزا نظام احمد ہادیانی کا شخصیت، علمی، ادبی، علم کے علاوہ مخصوص بات کس فیاضیت سے عطا کی ہیں۔

حقیدہ (۱) قرآنی حقیدہ ہے کہ آیت محمد رسول اللہ والذین منکما صدقوا انما یخرج علیہما العلم ہی۔ محمد واپنی حقیدہ ہے کہ یہاں علیہ السلام محمد واپنی اور ان کی جماعت کی تشریح و تفسیر میں داخل ہوئی۔ (۲) کہ شیخ رحمہ ۵۶

حقیقہ (۲) قرآنی حقیقہ یہ ہے کہ حضرت علیؑ علیہ السلام کو امام اہل بیت کا رسول بنا کر بھیجا ہے۔
 محمدؐ کو اپنی حقیقت کے ”پہرے“ میں جیسی کہ امام اہل بیت کا رسول مرزا قاسمؑ کو اپنی ہے۔ “(۲۰ کہ میں ص ۱۱۱)
 مردِ اخیر اور رسولِ نبی اکرمؐ اے گھٹے ہیں: جن سب لوگوں کا (یعنی انجیل و مسیحیت کا) کام خصوصیتِ دینی اور مکتبی
 کی ہے۔ ایک گھٹا نہ میں خود تھا، لیکن کچھ سوچو (مرزا قاسمؑ کو اپنی) یہ کہ تمام دنیا کی ہدایت کے لیے
 مہوے کیا گیا تھا اس لیے اللہ تعالیٰ نے اسے ہرگز ہمت کا غلطہ نہیں پہنایا۔ جب تک اس نے نبی اکرمؐ کی اطاعت
 میں رہا کہ آپ کے امام کا اسے کچھ حاصل نہ کر لیا۔“ (خود افضل ص ۱۱۲) (مرزا قاسمؑ اور)

حکیم (3) قرآنی حکیم ہے کیا حضرت علیؓ علیہ السلام خاتم النبیین ہیں اور قرآنی حکیم کے مطابق اب یہ حسب ضرورت کی ضرورت پر مرزا کا حکم قرآنی کا ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے:

۱۔ ”میں ہمارے بچوں کو کشتی کا سب سے آخروں میں دھک دیا تاکہ وہ اپنا جان بچا لیں اور ہم بیڑی طوفان پر رہ جائیں۔“
 (ایک نقلی کتاب کی طرف سے 2012ء)

2- ”میں چھک میں اس کا رسول، لیکن فرحتوں میں، مگر اللہ کسی ہی شریعت میں ہے اور اسے نام کے، بلکہ اسی جی کریم خاتم الانبیاء کا نام پا کر اس اسی میں ہو کر اس اسی کا مظہر بن کر آیا ہے۔“

3- "ہلاک ہو گئے وہ جنہوں نے ایک برگزیدہ رسول (مرزا کاظم حسین علیہ السلام) کو قتل کر دیا، ہلاک ہو گئے۔"

لکھنؤ میں خواتین کی سہ ماہی میں ہے آٹری واول اور میں اس کے ساتھ دوا میں ہے آٹری واول۔
+ قسم + قسم کے کڑے، کچھ کمزور، غیر سہار کی ہے۔ (کلیماس ۱۹۵۶) (۱۹۵۷)

حجیدہ (۴) قرآن کریم کے مطابق صاحبِ کِز آغشرف علی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ صاحبِ دیوبندِ حیدرہ ہے۔ کائناتِ اصحابِ کِز کوثر و مرزا نظام الدین دیوبند کے حق میں ہے۔

(5) قرآنی حیدر ہے کہ صاحب اسرار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، مگر وہ اپنی حیدر ہے

قرآنی علماء ہر کتابت میں احکام و غفرات ملی اور ملیہ علم کے لیے محض ہے مگر

۴۔ دیوانی حقیدہ کے لیے صاحب رسالہ دیوانی کمال ہے۔ (۵۔ کہ طر 170 طبع مئی 1395)

حقیقت (۱) قرآنی حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر اس کے فرقے آخضر علیہ السلام پر رحم فرمائیے

یوں کہ روپائی حید ہے کہ تمام اشیاء پر ۱۵۰ روپائی کی شرح کے ساتھ سہ ماہی میں لکھا ہے۔

حقیدہ (۵) مسلمانوں کا حقیدہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود گرامی جامع تحقیق کا کلمہ

چہ آپ علی المرتضیٰ دہلوی کا مجدد و مجددی کا کلمہ و مجدد میں دنیا کی کجی کا دلائل کا حقیقہ ہے کہ کلمہ صرف

مردان کا حصہ دیوانی کی خاطر عیا کی گئی ہے۔ وہ خود اپنے لفظوں میں درجنوں مردوں کے آگے، خود کوئی نئی دلی عیا کرتا

چنانچہ مردِ انعام اسے دیلی کا الہام ہے۔ لوگ لے کر قطعاً شک کی بنا پر گمراہی کے پیمانوں کو آڑا نہیں کریں اور

(عقود انکساریں 99 عہدہ سال 102-103)

اسکے سہوہ کے لئے صرف فی الفیہ دم اس اجروہ سہوہ کے لئے آپ نے

$\frac{1}{\sqrt{2}} \begin{pmatrix} 1 & i \\ 0 & 1 \end{pmatrix}$

... (faint text) ...

میں	ہر وقت	د	کھڑی	اے	چلے
آج	نہ	اسے	ا	نی	ہام
نہ	ات	ہام	مارا	+	ہام
کم	م	وہ	اے	بڑے	تھیں
ا	کہ	بڑے	ہست	لیکن	

(نمبر 100، 477-478، 176)

(ترجمہ) انعاماً کچھ بہت ملے ہیں۔ مگر مشرقیوں میں کسی سے کم نہیں۔ ہمارے ہاں کھڑی کھڑی کیا ہے۔

لکھ پڑھنا سیکھنا اور سولہ سو سالوں کے عیسائیوں میں سے کسی سے کم نہیں ہوں، جو شخص ہوسٹ کہہ دے

اور اس کی بنا پر مرزا غلام احمد قادیانی کا عقیدہ ہے:

عقیدہ (10) اسلامی عقیدہ ہے کہ صاحب مقام گویا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور قادیانیوں کے نزدیک تمام گمراہوں مرزا غلام احمد قادیانی کو سمجھا جاتا ہے۔ چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی کا الہام ہے: **عنوان السلسلہ ان یوں لک ملنا محفوظ۔** (عقیدہ اسلامی نمبر 102 صفحہ دہائی نمبر 183 و 184)

عقیدہ (11) مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی عیسیٰ کی عیسیٰ کرتے جیسا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بعد از تولد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عیسیٰ کریں گے اور قادیانیوں کے نزدیک سب یہ مرجع مرزا غلام احمد قادیانی کو حاصل ہے۔ ”مقتضی گفتا ہے۔“ حضرت کج مومنین (مرزا غلام احمد قادیانی) کے مرجع کی نسبت مولانا (محمد حسن امجدی قادیانی)..... لکھتے ہیں کہ پہلے اعلیٰ سائنسوں میں بھی اس حقیقت ثابت ہو گئی تھی کہ زمین صاف ہے۔ زمین گول ہے کہ اگر موسیٰ و عیسیٰ دوسرے ہوئے تو آپ حضرت کے احوال کے بغیر ان کو کھانا نہ دیتا (صحفہ میں حضرت موسیٰ کا نام مذکور ہے حضرت عیسیٰ کا نہیں) کیونکہ توحید ہی اصل ہے۔ پس آپ کی عیسیٰ بھی کریں گے۔ اسی کی گواہی کرتا ہے کج مومنین کے وقت میں بھی موسیٰ و عیسیٰ ہوئے تو کج مومنین (مرزا غلام احمد قادیانی) کی طرف مراجع کرتی پڑتی۔۔۔

(اعمال الفضل 118، 119، 120، 121، 122، 123، 124، 125، 126، 127، 128، 129، 130، 131، 132، 133، 134، 135، 136، 137، 138، 139، 140، 141، 142، 143، 144، 145، 146، 147، 148، 149، 150، 151، 152، 153، 154، 155، 156، 157، 158، 159، 160، 161، 162، 163، 164، 165، 166، 167، 168، 169، 170، 171، 172، 173، 174، 175، 176، 177، 178، 179، 180، 181، 182، 183، 184، 185، 186، 187، 188، 189، 190، 191، 192، 193، 194، 195، 196، 197، 198، 199، 200، 201، 202، 203، 204، 205، 206، 207، 208، 209، 210، 211، 212، 213، 214، 215، 216، 217، 218، 219، 220، 221، 222، 223، 224، 225، 226، 227، 228، 229، 230، 231، 232، 233، 234، 235، 236، 237، 238، 239، 240، 241، 242، 243، 244، 245، 246، 247، 248، 249، 250، 251، 252، 253، 254، 255، 256، 257، 258، 259، 260، 261، 262، 263، 264، 265، 266، 267، 268، 269، 270، 271، 272، 273، 274، 275، 276، 277، 278، 279، 280، 281، 282، 283، 284، 285، 286، 287، 288، 289، 290، 291، 292، 293، 294، 295، 296، 297، 298، 299، 300، 301، 302، 303، 304، 305، 306، 307، 308، 309، 310، 311، 312، 313، 314، 315، 316، 317، 318، 319، 320، 321، 322، 323، 324، 325، 326، 327، 328، 329، 330، 331، 332، 333، 334، 335، 336، 337، 338، 339، 340، 341، 342، 343، 344، 345، 346، 347، 348، 349، 350، 351، 352، 353، 354، 355، 356، 357، 358، 359، 360، 361، 362، 363، 364، 365، 366، 367، 368، 369، 370، 371، 372، 373، 374، 375، 376، 377، 378، 379، 380، 381، 382، 383، 384، 385، 386، 387، 388، 389، 390، 391، 392، 393، 394، 395، 396، 397، 398، 399، 400، 401، 402، 403، 404، 405، 406، 407، 408، 409، 410، 411، 412، 413، 414، 415، 416، 417، 418، 419، 420، 421، 422، 423، 424، 425، 426، 427، 428، 429، 430، 431، 432، 433، 434، 435، 436، 437، 438، 439، 440، 441، 442، 443، 444، 445، 446، 447، 448، 449، 450، 451، 452، 453، 454، 455، 456، 457، 458، 459، 460، 461، 462، 463، 464، 465، 466، 467، 468، 469، 470، 471، 472، 473، 474، 475، 476، 477، 478، 479، 480، 481، 482، 483، 484، 485، 486، 487، 488، 489، 490، 491، 492، 493، 494، 495، 496، 497، 498، 499، 500، 501، 502، 503، 504، 505، 506، 507، 508، 509، 510، 511، 512، 513، 514، 515، 516، 517، 518، 519، 520، 521، 522، 523، 524، 525، 526، 527، 528، 529، 530، 531، 532، 533، 534، 535، 536، 537، 538، 539، 540، 541، 542، 543، 544، 545، 546، 547، 548، 549، 550، 551، 552، 553، 554، 555، 556، 557، 558، 559، 560، 561، 562، 563، 564، 565، 566، 567، 568، 569، 570، 571، 572، 573، 574، 575، 576، 577، 578، 579، 580، 581، 582، 583، 584، 585، 586، 587، 588، 589، 590، 591، 592، 593، 594، 595، 596، 597، 598، 599، 600، 601، 602، 603، 604، 605، 606، 607، 608، 609، 610، 611، 612، 613، 614، 615، 616، 617، 618، 619، 620، 621، 622، 623، 624، 625، 626، 627، 628، 629، 630، 631، 632، 633، 634، 635، 636، 637، 638، 639، 640، 641، 642، 643، 644، 645، 646، 647، 648، 649، 650، 651، 652، 653، 654، 655، 656، 657، 658، 659، 660، 661، 662، 663، 664، 665، 666، 667، 668، 669، 670، 671، 672، 673، 674، 675، 676، 677، 678، 679، 680، 681، 682، 683، 684، 685، 686، 687، 688، 689، 690، 691، 692، 693، 694، 695، 696، 697، 698، 699، 700، 701، 702، 703، 704، 705، 706، 707، 708، 709، 710، 711، 712، 713، 714، 715، 716، 717، 718، 719، 720، 721، 722، 723، 724، 725، 726، 727، 728، 729، 730، 731، 732، 733، 734، 735، 736، 737، 738، 739، 740، 741، 742، 743، 744، 745، 746، 747، 748، 749، 750، 751، 752، 753، 754، 755، 756، 757، 758، 759، 760، 761، 762، 763، 764، 765، 766، 767، 768، 769، 770، 771، 772، 773، 774، 775، 776، 777، 778، 779، 780، 781، 782، 783، 784، 785، 786، 787، 788، 789، 790، 791، 792، 793، 794، 795، 796، 797، 798، 799، 800، 801، 802، 803، 804، 805، 806، 807، 808، 809، 810، 811، 812، 813، 814، 815، 816، 817، 818، 819، 820، 821، 822، 823، 824، 825، 826، 827، 828، 829، 830، 831، 832، 833، 834، 835، 836، 837، 838، 839، 840، 841، 842، 843، 844، 845، 846، 847، 848، 849، 850، 851، 852، 853، 854، 855، 856، 857، 858، 859، 860، 861، 862، 863، 864، 865، 866، 867، 868، 869، 870، 871، 872، 873، 874، 875، 876، 877، 878، 879، 880، 881، 882، 883، 884، 885، 886، 887، 888، 889، 890، 891، 892، 893، 894، 895، 896، 897، 898، 899، 900، 901، 902، 903، 904، 905، 906، 907، 908، 909، 910، 911، 912، 913، 914، 915، 916، 917، 918، 919، 920، 921، 922، 923، 924، 925، 926، 927، 928، 929، 930، 931، 932، 933، 934، 935، 936، 937، 938، 939، 940، 941، 942، 943، 944، 945، 946، 947، 948، 949، 950، 951، 952، 953، 954، 955، 956، 957، 958، 959، 960، 961، 962، 963، 964، 965، 966، 967، 968، 969، 970، 971، 972، 973، 974، 975، 976، 977، 978، 979، 980، 981، 982، 983، 984، 985، 986، 987، 988، 989، 990، 991، 992، 993، 994، 995، 996، 997، 998، 999، 1000)

عقیدہ (12) قرآن کریم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی باوجود طہارت کو مسمت کی مانگی، مگر مانا ہے۔ سو ان لوگوں کو مسمت (الحواس) لیکن قادیانی مذہب میں یہ عقیدہ مرزا غلام احمد قادیانی کی الہیہ آیت ہے۔ مسلمانوں کے نزدیک جو عیسیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا لایا جاتا قرآن مجید ہے۔ اور قادیانیوں کے نزدیک مرزا غلام احمد قادیانی کی وحی کے طور پر ان کی تصنیف ایجاد اسویں، اچھڑا کج اور غلط الہامیہ بھی تصور ہے۔ اس حقیقت سے معلوم ہو گیا کہ کج حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خصوصیات کلام میں سے ایک بھی ایسا نہیں جو مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کی جماعت نے مرزا غلام احمد قادیانی پر چھاپا دکھایا ہو۔ کدیں؟ اس لیے کہ مرزا غلام احمد قادیانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری ہشت کا طریقہ ہونے کی وجہ سے اب چھڑی ہستی کے محمد رسول اللہ ہیں۔

عقیدہ (14) کیا ہم ہے کہ مسلمان تو جب کہ علیہ السلام اللہ محمد رسول اللہ نے جتنے ہیں تو ”محمد رسول اللہ“ سے ان کی مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گمائی جاتی ہے۔ لیکن قادیانی جب بھی کہ جتنے ہیں تو ”محمد رسول اللہ“ سے صرف ہشت الہی کے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مراد نہیں ہوتے بلکہ دوسری ہشت قادیانی ہشت کے محمد رسول اللہ یعنی مرزا غلام احمد قادیانی بھی مراد ہوتے ہیں۔ اور یہ الزام نہیں بلکہ مرزا غلام احمد قادیانی کی ہشت کا حقیقی حقیقہ ہے۔ چنانچہ مرزا انجیر احمد قادیانی انکم ملے لکھتا ہے:

”ملا وہ اس کے اکرم پر عرض حال ہے بات بات کی نہیں کرنا شروع میں نبی کریم کا اسم ہدکس لیے رکھا گیا ہے
 کہ آپ آخری نبی ہیں اور جب بھی کوئی حرج مانع نہیں ہوتا اور ہم کو جسے کسی ضرورت تھی نہیں آتی کیونکہ تک
 موجود (مرزا غلام احمد دہلوی) نبی کریم سے کوئی انگ چھ نہیں ہے جیسا کہ خود فراموش ہے۔ سارے دنیوی و دینی امور
 میں خدائی نبی و جبریل علیہ السلام کی نافرمانی اور یہ اس لیے ہے کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ وہ ایک دوسرا نبی خاتم النبیین
 کو دنیا میں ہونٹ کرے گا جیسا کہ آخر نبی خاتم ہے۔

میں تک موجود (مرزا غلام احمد دہلوی) خود رسول اللہ ہے جو امت اسلام کے لیے دوبارہ دنیا میں بھیج
 گئے ہیں اس لیے ہم کو کسی سے کسی ضرورت نہیں ہیں اگر خود رسول اللہ کی جگہ کوئی اور آتا ضرورت تھی آتی۔
 (مکملہ الفصل ۱۵۵ اور ۱۵۶)

ضمیمہ (۱۵) چونکہ مسلمان آغوشِ علی اللہ علیہ وسلم کے ہادیان میں دوبارہ آنے کے قابل نہیں اور
 مرزا غلام احمد دہلوی کو رسول اللہ تسلیم نہیں کرتے اس لیے ہادیانوں کے نزدیک وہ دہلوی کی جگہ کے عمر ہونے کی
 جہ سے کافر اور کافر اسلام سے خارج ہیں۔ مرزا بشیر احمد دہلوی لکھتے ہیں:

”سب عالمہ صاف ہے ہمارے نبی کریم ۱۱۷۱ھ تک موجود (مرزا غلام احمد دہلوی) ۱۱۷۱ھ تک ہی کفر ہونا چاہیے
 کیونکہ مرزا دہلوی کریم سے انگ کوئی چھ نہیں ہے بلکہ وہی ہے اور اگر تک موجود کا حکم کا نہیں تو لہذا ہادی
 کریم کا حکم بھی کا نہیں کیونکہ اس طرح ممکن ہے کہ پہلی ہشت میں آپ علی اللہ علیہ وسلم ۱۱۷۱ھ تک ہی دوسری
 ہشت میں جس میں قبول تک موجود آپ کی روحانییت اتنی اور اکل ہوا شے ہے آپ ۱۱۷۱ھ تک ہی رہے۔“

(مکملہ الفصل ۱۴۶-۱۴۷ اور ۱۴۸)

مکملہ ہشت پر قادیان کی ہشت کی فضیلت

گزشتہ صفحہ میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ دہلوی ضمیمہ کے مطابق مرزا غلام احمد دہلوی کی عقل میں آغوشِ علی
 اللہ علیہ وسلم کا دوبارہ ہونا دیاں خلق کو ہادیانوں میں ہوا اس لیے مرزا غلام احمد دہلوی کے ماننے والوں نے ”تک
 موجود“ اس سے دیکھا اور اس سے کافر و بی شہادت سے لکھا اور آغوشِ علی اللہ علیہ وسلم کے تمام ہادیان
 کلام مرزا غلام احمد دہلوی کی طرف عقل کر کے اس پر جماعت کے اغیار و رسائل میں بڑے بگاڑ فرج
 مطابق شائع ہوئے۔

اب ہمیں یہ یاد رکھنا ہے کہ ہادیانوں کے نزدیک مرزا غلام احمد دہلوی کی ہشت آغوشِ علی اللہ علیہ وسلم کی کہانی
 ہشت سے افضل ہے کیونکہ اس ہشت میں ہیکر ہادیانے خصوصی کلام و افکار میں پائے جاتے ہیں۔ جو کہ ہادیان
 عمری ہشت میں نہیں تھے اس سلسلہ میں ہادیانوں کے کلام و افکار کا ذکر کریں:

حقیقہ (1) عین ہزار اور تین لاکھ کا فرق:

”عین ہزار ہجرات ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ظہور میں آئے۔۔۔ (تذکرہ ائمہ، ص 63، نوٹ نمبر 153، جلد 17)“
 ”مہمیری تاجپوشی اس (غیا) نے وہاں تک ظاہر فرمائے ہیں کہ۔۔۔ اگر میں یمن کو فرما کر کہہ دوں تو میں غیا حقانی
 کی قسم کہ اگر یہ سنا ہوں کہ وہ عین لاکھ سے بھی زیادہ ہیں۔۔۔ (حقیقہ ائمہ، ص 67، نوٹ نمبر 79، جلد 22)“

حقیقہ (2) 99 فی ارقام:

”حضرت کا موصوفہ (مرزا غلام احمد دہلوی) کا اظہار بھی مکرر ہوتا ہے کہ ایک ہزار کا مجموعہ ہی کریم سے عالم کوئی چیز نہیں
 بلکہ وہی ہے اور اگر کا مجموعہ کا مکرر (نہیں تو قصہ باطل ہی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مکرر بھی کا (نہیں)۔ کیونکہ یہ کہ
 طرح ضمن ہے کہ کھلی ہفتہ میں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اظہار مکرر ہوا مگر دوسری ہفتہ میں۔ جس میں اجمل کا
 موصوفہ آپ کی روحانیت اتنی اور اکمل ہوا ہفتہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اظہار مکرر ہوا (اور ہرے کہ طرح ضمن
 ہے کہ کھلی ہفتہ میں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم صاحب شریعت نبی ہوں، اور دوسری میں صاحب شریعت نبی ہوں۔
 دہلی، ص 146، 147، (مرتبہ شریعت)

حقیقہ (3) آگے سے پڑھ کر:

م م م م م م م م
 م م م م م م م م
 م م م م م م م م
 م م م م م م م م

(اعجاز جلد نمبر 2، نمبر 43، سورہ 25، آیت 19-26)

خاصی اکمل ہادی، مرزا غلام احمد دہلوی کا یہ غرض ہے کہ اس نے یہ علم لکھ کر اور فلسفہ عقل میں قرآن کریم کے مرزا
 غلام احمد دہلوی کی خدمت میں پیش کی، مرزا غلام احمد دہلوی اس پر بے حد غور کیا اور اسے بہت حق دیا
 دیں، اور اس اسے کھلے کھلے ان کی دیوار کی دیوار بنی ہوئی، گادیاں کے اعجاز جلد میں بھی اس کو شائع
 کیا گیا۔

حقیقہ (4) استاد شاگرد:

”حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسلم ہیں اور ان کا موصوفہ مرزا غلام احمد دہلوی، ایک شاگرد کا کہہ کر دہلوی استاد کے علوم کا
 وارث ہے۔ خود یہ بھی ہو جائے، بلکہ محض محدثوں میں پڑھ بھی جائے۔ استاد بہر حال استاد رہتا ہے، اور شاگرد

شاگردی۔ (قریباً ایک سو چوبیس برس 128ء تا 1914ء)

مقیدہ (5)

قرآن کریم کی کسی آیت یا آخضر علیہ السلام کی کسی حدیث میں یہ مضمون نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سچے سچے یا کہا لیکن مرزا کاظم احمد دہلوی کو یہ شرف حاصل ہے کہ خدا ان سے فرماتا ہے جنت میں بسوزلہ ولدی انت میں بسوزلہ لولادی "یعنی تو مجھ سے کھول میرے سچے کے ہے تو مجھ سے کھول میری اولاد کے ہے۔" (ذکر کم 436)

مقیدہ (6)

قرآن کریم کی کسی آیت یا آخضر علیہ السلام کی کسی حدیث میں یہ مضمون بھی نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے "سکینہ" کی طاقت آخضر علیہ السلام کو سطرانی میں لیکن مرزا کاظم احمد دہلوی کے بارے میں علامہ ابن کثیر نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے "سکینہ" کے اختیار میں ان کو سطرانی میں چنانچہ مرزا کاظم احمد دہلوی کا یہاں ہے: "میرزا احمدی میں ہے کہ جب تو کسی حج کا ارادہ کرے تو اس سے کہہ دے کہ وہاں جس کو وہاں ہے" (ذکر کم 325)

مقیدہ (7)

مرزا کاظم احمد دہلوی کلام کے الہامات میں خود بھی بہت سی سلفیت صافی کی گئی ہیں۔ جمالی طریقہ میں آخضر علیہ السلام کی طرف منسوب نہیں کی گئیں مثلاً:

دعوت الی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ (ذکر کم 338)

دعوت الی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ (ذکر کم 83)

دعوت الی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ (ذکر کم 426)

دعوت الی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ (ذکر کم 396)

دعوت الی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ (ذکر کم 381)

دعوت الی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ (ذکر کم 741)

دعوت الی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ (ذکر کم 747)

دعوت الی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ (ذکر کم 287)

ہم نے لکھا کہ وہ دعوت الی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے لڑنے لگے۔ (ذکر کم 376)



مرزا کا نام احمد قادیانی نے اپنے دعووں کی بنیاد ”نبی المرسل“ یا انصاری اس سے ترقی کر کے ”مصلیٰ و معصوم“ کی دہائی میں قائم کر رکھا۔ مصلیٰ دوسرے آگے بڑھ کر حرمِ نبوت میں پہنچ گئے اور خاتمِ انصاری مصلیٰ اللہ علیہ وسلم کے بعد دہائی نبوت کا جواز دینا کرنے کے لیے حضرت مصلیٰ اللہ علیہ وسلم کی دوسری بعثت کا نظریہ ایجاد کیا، یہاں ہرگز فرقہ وارانہ احمد ”مرزا رسول اللہ“ بن گئے مگر ان کی قادیان کے قریب ہی اپنا آپ (ﷺ) کا لٹاؤ لٹا کر عیسائیوں کا پیروں سے کہیں (76) اور پھر اس بعثتِ دہائی کے عقیدے سے جو طاعنا بھرے ان کا بہت ہی مختصر سا خاکہ آپ کے سامنے پیش کیا جا چکا ہے۔ یعنی خاتمِ مرزا کا نام احمد قادیانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہوئے، سید المرسل بھی، بعثتِ حقیقی کا کھاتہ بھی، مطابقت بھی، سارے احادیث بھی اور یہاں فرکارِ طیبہ میں بھی مرزا رسول اللہ سے مرزا کا نام احمد قادیانی مراد لیا گیا۔ اور مرزا کا نام احمد قادیانی نے اپنی بعثت کو دہائی میں آ حضرت مصلیٰ اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے اتنی دورا کر لیا اور اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبروں سے جو کلام لایا وہ بیان کیا کہ آ حضرت مصلیٰ اللہ علیہ وسلم کے دور کو ہلالِ اہلسچہ دور کو ہلالِ ظہور لیا، آ حضرت مصلیٰ اللہ علیہ وسلم کے دور کو کثرِ لیل کی ابتدا اور اہلسچہ دور کو کثرِ نهار کی ابتدا اور اہلسچہ کے مریضوں کے سامنے یہ قرآن لگاتے رہے۔

”مرزا“ کے آگے آئے ہیں ہم میں
اور آگے سے بڑھ کر اپنی باتیں سنیں۔

اور مرزا کا نام احمد قادیانی نے اس جیسے نعروں کی بھی تحقیر اور حوصلہ افزائی فرمائی، جس کے نتیجے میں مرزا کا نام احمد قادیانی کی جماعت کے بلحاظِ زمانے دہائی کی کمر بھی چھری کردی، اہلسچہ کے بڑھ کر مرزا کا نام احمد قادیانی کے ہاتھ پر آ حضرت مصلیٰ اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہی کر دی۔

یہ تمام تفصیل..... نہایت اختصار کے ساتھ..... آپ کو بخوش طور میں پڑھ چکے ہیں اور مرزا کا نام احمد قادیانی اور ان کی جماعت نے ایک صدی میں ان کا کار پر جو دتر کے دتر تحریف کیے ہیں یہ چھوٹا سا مسودہ کا ایک فقرہ ہیں۔ مجھے معلوم نہیں کہ ان مشور کو پڑھ کر ہمارے دل پہ کتنی جرح پڑے۔ مرزا کا نام احمد قادیانی کے دعوے حقیقت میں مشکوک ہیں۔ ان سے کیا تاثر لیں گے؟ لیکن میں ان کو صرف ایک سوال پر غور کرنے کی دعوت دوں گا کہ کیا مرزا رسول اللہ مصلیٰ اللہ علیہ وسلم سے لے کر مرزا کا نام احمد قادیانی کی آمد سے پہلے تک جیروہدیں کے مسلمانوں کے کسی حکام نے مرزا کا نام احمد قادیانی اور ان کی جماعت کے کام کے حوالے سے میں کوئی تصدیق کر چکا ہوں۔ بہت سوئی سی بات ہے جس کے کھلنے کے لیے قتلِ فہم و فکر کی ضرورت نہیں کہ کیا ان کے دعوے و دلائل (دعویٰ اللہ علیہم) بھی یہ حتمیہ کہیں گے کہ آ حضرت مصلیٰ اللہ علیہ وسلم دوبارہ قادیان میں مبعوث ہوں گے؟ کیا ایک لاکھ چالیس ہزار مساب

میں سے کسی سے یہ عقیدہ متحول ہے؟ کیا تائبین اور سیدین میں سے کوئی اس کا قائل تھا؟ جیسا کہ یہ عرض کر چکا ہوں خود مرزا غلام احمد قادریانی کی جماعت کے ترجمان "مقتضی" کو اکثر اسے کہ "مرزا غلام احمد قادریانی سے پہلے کسی مسلمان نے یہ نظریہ کبھی نقل نہیں کیا۔۔۔۔۔ اور حاکم بھی یہی ہے کہ مرزا غلام احمد قادریانی سے پہلے کوئی مسلمان تائبی، کوئی امام احمدی اس عقیدہ سے آشنا نہیں تھا۔۔۔۔۔ اور پھر اس عقیدے سے جو حاکم پیدا ہوئے ہیں کے بارے میں بھی آپ سن چکے ہیں کہ امت میں کوئی شخص ان کا قائل نہیں تھا۔۔۔

ہمارے بھائی اگر صرف اسی سوال پر محفل حاضران سے غور کریں تو انہیں یہ احساس ہوگا کہ مرزا غلام احمد قادریانی ان حاکم کو لپکا کر "مقتضی" نامی شخص سے یہ قائل نہیں رہے۔ اور قرآن کریم کا اعلان ہے کہ "جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت کرے اور "مقتضی" نامی شخص کو چھوڑ کر کسی اور راستے پر چل نکلے تو وہ جہنم میں جہنمیکہ کرتا ہے ہم اسے کرنے دیں گے، اور اسے جہنم میں داخل کریں گے۔" اس لیے مرزا غلام احمد قادریانی کے تمام عقیدے اور ان سے گزرا ہوا کتبوں کا کیا کر انہوں نے حاکم اللہ و رسول کی رضا مندی کی خاطر مرزا غلام احمد قادریانی کا سامن بکرا ہے جیسا کہ ان کا دعویٰ ہے۔ تو مرزا غلام احمد قادریانی کے حاکم کو دیکھ کر اسے مطمئن ہو جانے کے بعد ان پر یہ باعث حاج ہوگئی ہوگی کہ انہوں نے اللہ و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا مندی کے لیے جبراً اس اختیار کیا ہے۔ نہ کہ یہاں انہیں بلکہ کسی اور ہی طرف کو ہانا ہے۔ "مقتضی" نامی شخص (اصلی یا ایسا کا راستہ) انہیں، بلکہ یہاں ایسا ان کے راستے سے الٹی سمت کو ہانا ہے۔

■ دوسری باعث جس پر ہمارے بھائی کو غور کرنا چاہیے یہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادریانی کا یہ عقیدہ کہ تائبین اور جہنم میں داخل کی جہنم میں کیا جہنم میں رہتا ہے؟

اگر مرزا غلام احمد قادریانی میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے تو سوال ہوگا کہ:

- 1- مرزا غلام احمد مقتضی کے قلب سے کوئی پیدا ہوا؟
- 2- چرائیابی کے بعد میں کون تھا؟
- 3- جہنمیابی کس کے ساتھ جہنم میں پیدا ہوئی؟
- 4- جہنم میں چڑیوں کا کھانا کون کرتا تھا؟
- 5- گل علیہا (عقیدہ) کی شاکری کس نے کی تھی؟
- 6- سیاگوش بکری میں گزشتہ برطانوی کا (کرکٹ) تھا؟
- 7- اگر یہی سواخوں میں "مرجاہ احمد" (یعنی مرزا صاحب) کی آواز میں کس کوئی جہنمی تھیں؟
- 8- قانون اگر یہی چوری کس نے کی اسلئے اس میں قتل کون ہوا؟
- 9- سحر و جادو میں جہنمی کو حاکم کس نے دی؟

مرزا کا یہاں سے دیکھنا کہ یہودی کیسے پرستار کرتا تھا اس کی کوئی بات نہیں ہے۔ نہ کہ مرزا کا یہاں سے دیکھنا کہ یہودی کیسے پرستار کرتا تھا اس کی کوئی بات نہیں ہے۔ نہ کہ مرزا کا یہاں سے دیکھنا کہ یہودی کیسے پرستار کرتا تھا اس کی کوئی بات نہیں ہے۔

کافی ہے جس شخص کو طبع خالص نے دیا ہے اسی لیے اس کا دماغ اور انسانی ہے تو اور اس کے لیے اس کے دماغ
 پہلوؤں کا ساتھ ملتا ہے۔

■ ہمارے ہمارے کو یہ بھی سوچنا چاہیے کہ کیا مرزا قاسم احمد خاں کی جسمانی و روحانی صحت اس کے اس
 دورے سے کہیں "مرد رسول اللہ علیہ السلام" اس بارے میں ہر عام و خاص چاہتا ہے کہ وہ کب سے بھی وہ اس مرض کا
 نشانہ ہے، جن میں سے چار اس کی فطرت حسب ذیل ہے:

- 1- بدھشی (درجہ 1928ء)
- 2- گچھ دل (خیمہ دار لیکن نمبر 3 نمبر 4 ص 176-471)
- 3- گچھ اصحاب (سیرۃ النبی ص 13-18)
- 4- جسمانی قوی شخص (آئینہ ص 186-187)
- 5- دل (مباحثہ علم و دین نمبر 1 ص 79-80)
- 6- سل (سیرۃ النبی ص 42-43)
- 7- مراقب (سیرۃ النبی ص 55-56)
- 8- ہمدرد (سیرۃ النبی ص 13-18)
- 9- روحانی بہبودی (الحکم 21 ص 34)
- 10- فقی (سیرۃ النبی ص 13-18)
- 11- سوداگر و شاپ (خیمہ دار لیکن ص 4 نمبر 4)
- 12- کٹر و سہل (شہدائے حق ص 68)
- 13- دل بردار و سخت کرد (تذکرۃ القلوب ص 35)
- 14- گونچ و جری (ص 33)
- 15- مسلح و قوی (آئینہ ص 186)
- 16- دیوانہ (تذکرۃ القلوب ص 209-210)
- 17- ریختی (مکتوبات ص 6)
- 18- دیوانہ (تذکرۃ القلوب ص 209-210)
- 19- شہدائے حق و شہدائے حق (چند الہی ص 363)
- 20- حاکم و حاکم (مکتوبات ص 6-7)
- 21- صالح و صالح (تذکرۃ القلوب ص 35)
- 22- سخی و سخی (مکتوبات ص 6-7)

اور حالت مروئی کا عدم کا اقرار کرتے ہیں اور دوسری طرف وہ بڑی صریح چٹھی سے خود کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہندو مظہر اور "حسن و احسان میں آپ کا کلمہ" کہتے ہیں اور غیر اہرام کیا یہ فیصلہ چھٹی کریں گی کہ مسلمانوں کا "محمد رسول اللہ" کی گارڈینوں کے "محمد رسول اللہ" کی طرح معاذ اللہ انجی ماہر ارض کا سرخیل ہوگا جس کا اس کی دماغی چٹیں بھی خدا فرستے لٹکانے چھٹی ہوں گی ؟ مرقع اللہ فی مجلس کی چاندی اس کے بھی نہ بے ہوش ہوں گی۔ معاذ اللہ۔

نیکلی پشت میں آپ علی اور علیہ وسلم کی جلالت و عظمت کا یہ عالم تھا کہ دنیا کے ہمارے ہر بادشاہوں کو تا طر میں نہ لاتے تھے اور دوسری پشت میں آپ کے محروم و ساجدگی کا یہ عالم تھا کہ صوفیائی حکمران (جس کو بھی حتمی جہاد بھی نصیب نہ ہوا) کے عرضداشت پیش کرنے لگے:

اس ماجرا (مرزا قلام احمد دہلوی) کو ردِ اہل وجہ کا اعلان اور بہت اور پیشِ طاقت حضورؐ کے مطہر اس کے معزز مصلحت کی بہت حاصل ہے جو میں اپنے اہلِ افلاک میں اپنا جن میں اس کا اعلان ہو جان کر سکون دہی گئی محبت اور اس کا ایک طرف سے جس شخص سے مالِ حلال کی فکر ہے میں نے ایک رسالہ حضرت قہرہ و عظام اقبالہا کے نام ارسال کر کے اس کا نام "تقریریں" رکھا کہ جنابِ ممدوح کی خدمت میں بلالہ و چاند خضر کے ارسال کیا تھا اور اگلے قریب ہی انہیں تھا کہ اس کے جواب سے اگلے روز دی جائے گی، اور امید ہے جو کہ میری سرِ فرازی کا موجب ہوگا۔ مگر اگلے ہی وقت جب ہے کہ ایک کلمہ شہادہ سے بھی معذور نہیں کیا گیا، اور میرا انھیں ہرگز اس بات کو قبول نہیں کرتا کہ وہ یہ عاجز اندہ یعنی رسالہ تقریریں حضورؐ کے مطہر میں اپنی امانت دہی کر کے جناب سے معذور نہ کیا جائے، چنانچہ کوئی اور باعث ہے جس میں جناب کے مطہر قہرہ و عظام اقبالہا کے ارادہ اور مرضی اور علم کو کچھ دخل نہیں، لہذا اس من محسن نے جو حضورؐ کے مطہر عظام اقبالہا کی خدمت میں رکھا ہے اگلے ہی روز کہ میں اس تقریر یعنی رسالہ تقریریں کی طرف جنابِ ممدوح کو قہرہ و عظام اقبالہا کی طرف سے چھ اخطار سے غوثی حاصل کروں دہی عرض سے جو میرا رسالہ نہ کرنا ہوں۔

"میں دہا کرتا ہوں کہ شہر و عالیہ اور غوثی کے وقت میں خدا تعالیٰ اس خط کو حضور قہرہ و عظام اقبالہا کی خدمت میں پہنچا دے اور مگر جنابِ ممدوح کے دل میں الہام کرے کہ وہ اس گئی محبت اور سچے اعلان کی جو ممدوح کی نسبت میرے دل میں ہے، اپنی پاک فرست سے شاعت کر لیں اور رحمتِ باری کی رو سے اگلے ہی وقت جناب سے معذور فرما دیں۔" (حاصل تقریر ص ۱۲)

پہلی ہفتہ کی حضرت دے تری اور عالیہ اہلِ افلاک پر فکر کر، اور مگر دوسری ہفتہ کی اس کا اعلان دہا چاہی، خوشامد اور نامہ فرمائی کہ جو دوسری ہفتہ میں ہمارا چین کا محمد رسول اللہ صلیب پر سجدہ جس ملک کی گئی محبت و اعلانِ طاقت و اعلیٰ و اعلیٰ اور ہنگی و اعلیٰ کا کن گویا اخطار میں یقین دہا ہے اور اسے طولِ خیر۔ لیکن یہ معذور ہے صرف اخطار پہ دہا ہے لیکن وہ اس "قلام بن قلام" کو خط کی دہا ہے لیکن بھی گوارا نہیں کرتی۔ پہلی ہفتہ کی وہ حضرت دے نصرت۔ اور دوسری ہفتہ کی یہ ہفتی اور کہ اعلیٰ؟ سوچو اور سوچو کہ یہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ اس کا اخطار۔ پہلی ہفتہ میں، کوئی سا کلمہ دہا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی سزا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو قادیان کے ایک محل پر کے روپ میں دہا دہا دہا میں بھیج دیا؟

اس سے جو کہ جنابِ غیر مرزا قلام احمد دہلوی کا یہ دعویٰ ہے کہ "دوسری ہفتہ کی روحانیت، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کی روحانیت سے قریب دہا اکل اور اعلیٰ ہے۔" (خطبہ ماہِ ۱۳۱) اور دہا کی ترجیح کی طرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا تو صرف یہ کہ قدر ہی اللہ کا قہر لیکن مرزا دہا کی ترجیح کی آخری چلی ہی تک پہنچ گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اسلام پال کی ماحول۔ (جس کی کوئی دہا حق نہیں دہا کرتی) لیکن مرزا کے خطبہ دہا کمال تک پہنچا ہے۔

جس شخص کے چہرے میں دل اور دل میں ایمان کی ذرا بھی دقت موجود نہ تھی، غصہ، حسد، مصلحت، مصلیٰ اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس سے حسدیت و مصلحت کا ادنیٰ سے ادنیٰ تعلق بھی ہو اور جس کی ختم ہمسیرت سیاہ و سفید کے درمیان فیض کرنے کی کسی وجہ میں بھی مصلحت نہ تھی، ہو کیا اور مرزا غلام احمدؒ دہلوی کے کان میں آئندہ وہیں کا ایک لمحہ کے لیے بھی قبول کر سکتا ہے جن میں آ غصہ، حسد، مصلحت، مصلیٰ اللہ علیہ وسلم کی صریح قرین و حقیقت پائی جاتی ہے؟

■ بچے اس کو بھی جانے دیجئے، مرناس کو پر غور فرمائیے کہ مرزا غلام احمدؒ دہلوی کی ”مصلیٰ ماکمل روحانیت“ نے دنیا میں کون سا روحانی الکھب برپا کر ڈالا۔ ان کے ”ہند کمال“ نے دنیا کو کیا روشنی دکھائی؟ ان کے ”روحانی مروج“ نے مصلیٰ خواہشات اور مصلحت کے سیلاب کے سامنے کون سا بند باندھا دیا؟ ہر چیز کو جھٹلایا جاسکتا ہے مگر ساری دنیا کے مطالبہ کو جھٹلانا ممکن نہیں۔ مرزا غلام احمدؒ دہلوی کی ”ہمسیرت“، یہ کمال مصلیٰ کا مروجہ گر چکا ہے۔ دنیا کے حالات پر غور کر کے فیصلہ کرو کہ کیا مرزا غلام احمدؒ دہلوی کے کان میں ایسا جگہ دہاؤں سے دنیا کا سرخ ہوا؟ مصلیٰ دلوں میں ہمہ گیر ہوا تو ادنیٰ کوئی کی حاجت ہوئی؟ اگر مصلیٰ ماکمل روحانیت کے بارے میں یہاں کیا مشکل ہے مگر سوال تو یہ ہے کہ اس ”روحانیت“ کا مصرف کیا تھا، اس کا نتیجہ کیا نکلا؟

ساری دنیا کی اصلاح کا قصہ بھی سچے دیجئے، خود مرزا غلام احمدؒ دہلوی کے ہاتھ پر جن لوگوں نے نبوت کی اور ساتھ اساتذہ تک ان کی صحبت سے جو لوگ مستفید رہے، سوال یہ ہے کہ مرزا غلام احمدؒ دہلوی کی ”مصلیٰ ماکمل روحانیت“ نے کم از کم انہی کی زندگیوں میں کیا الکھب برپا کیا؟ اس کے لیے کسی عسری شہادت کی ضرورت نہیں، بلکہ مرزا غلام احمدؒ دہلوی نے 1893ء کے ”مشہار الخوا“ جلسہ میں جو ”شہادۃ القرآن“ کے ساتھ مصلیٰ ہے، اپنی جماعت کی ”اعتقاداتی بھڑی“ کا جو نقشہ کھینچا ہے اس کا مطالعہ کافی ہے۔ اس کا مطالعہ یہاں صریح کرتا ہوں۔

مرزا کی ”ہمسیرت“، یہ حیرت و حیرت و سال کا مروجہ گر رہا ہے، جس میں کی جماعت کے دیگر افراد قبولِ ایمان کے سبب تک اہل ”سے“ تہذیب و تہذیب کا بدلہ، انہی صحبت سے نکالی، یہ بڑھ چکی ہے ہماری، سبکی دل، بھگیر، بیلوں کی باتیں، مصلیٰ خود غرض ہونا کے حوالہ دہ گالیاں بچکے والے، کہیں وہ کھاتے چہرے پر قرآنی بحثیں کرنے والے، قرآنی لوحی کے مربیوں، ہر تہذیب و تمدن سے بدتر اور حقیقت جموت کوٹ کھڑے والے ہیں۔

حیرت و حیرت و سال کے ایمان کی جماعت کی اعتقاداتی ریح جس قدر بدتر ہوئی، مرزا غلام احمدؒ دہلوی اپنی آخری تہذیب میں اس کا نقشہ ایمان کا نکالا میں کھینچتے ہیں:

”میں بھی تک کا بڑی نبوت کرنے والے بہت سارے ایسے ہیں کہ ایک حق کا نام بھی خود ان میں کامل نہیں، بلکہ ایک کڑوہ کی طرح ہر ایک ملک کے وقت ٹوک کر کھاتے ہیں اور بعض بد قسمت ایسے ہیں کہ شرع لوگوں کی باتوں سے جلد متاثر ہو جاتے ہیں اور ہنگامی کی طرف پسپا ہوتے ہیں جیسے کامرہ کی طرف۔“

(ماہنامہ ”سیرۃ“، ص ۱۰۰)

جب مرزا کاظم احمد کو بیانی کی پسندیدہ رنگ کی نیکیوں میں سارے صحت کا شہرہ چل جانے کے "مجھے کتا سرہانہ کی طرف" لکھا تو اس نے یہ کیا پاسکا ہے کہ ان کے بعد ان کی جماعت کی "دعا ہے کہ اس کا سب سے بڑا" لکھا، اور اس کا جوابی طریق نے کاویانی طریق کے تمام (مرزا محمود) اور اس کے عقائد لکھ دیے، یہ اسی طرح کاویانی طریق نے کاویانی طریق کے امیر (مسٹر محمد علی) اور اس کے ممتاز نمبروں پر (جو سب کے سب مرزا کاظم احمد کاویانی کے پیروکار اور غویں صحت یافتہ تھے) اثرات کی جڑیں بھاڑی ہے وہ کسی کے علم میں نہیں؟ ان میں اختلافی اعتبار سے زمانہ الحادیت، چندی، ہندو کی عقل و معانی، عقل و کجبر، حرام غویں، خود غرضی، فریب کاری، مخالفت احمدی اور بدعتی کے اثرات اور دینی لحاظ سے کفر و شرک، ارتداد اور کفران بدعت و غیرہ کے اثرات سرسری سے ہیں۔

یہ وہ لوگ تھے جن کی مرزا کا حکم اور قادریانی کی اتوری واکل اور اشہر و صاحب نے برہان میں ایک تہیہ کی، جن کو مرزا کا حکم اور قادریانی کے سفر میں لکھنے کا شرف حاصل ہوا، جن کے حق میں مرزا کا حکم اور قادریانی نے انہی پر بھروسہ کیا تھا، جو مرزا کا حکم اور قادریانی کے قریب اور حامی تھے، انہی کے اچھے اطلاق تھے (جن کو سن کر تہہ بہ تہہ شرافت سے دیکھ لے) ان کو جہاں میں گائے جاتے ہیں، انہاں میں اور رسالوں میں چھپے ہیں اور ان کی صفائے اور کشف سے محافل کے کثرت کو کثرت ملتی ہے۔

یہ حاکمِ نظام اور گورنری کی روحانیت کا اسلامی کارنامہ اور یہ خاص کے اس پر غور و خوض کا نتیجہ کہ امت کی روحانیت کا عنصرِ مسلمانی اور اسلامیہ کے ذریعہ سے قومی اور اکمل اور واحد ہے اور وہ اس کے تمام اہل و عیال کے لئے ہے اور اس کا مقصد امت کی ہدایت و نجات ہے۔

عقیدہ ہے کہ مرزا کا کلام گادینی کا محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا یہ (گادیاں میں دو بارہ گھر چلے آہلی) کا
 عقیدہ مٹائی کرنا، خود کو مجدد محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جلیقہ سے محمد رسول اللہ قرار دینا اور پھر اس گادینی بعثت کو کسی
 بعثت سے ملتی دوزخ قرار دینا صرف اسلامی عقیدہ کے خلاف بلکہ قرآن کریم کی تصریحات کے خلاف ہے، بلکہ یہ
 اصل دعوہ کے اقرار ہے؟ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدس پر بدترین گمراہی آپ سے ناقابلِ مباحثہ
 مذاق ہے۔ مرزا کا کلام احمد گادینی کے ماننے والوں کے دل میں داگتا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و حرمت کی
 کوئی رتبہ باقی ہے تو میں مان سے حرمت نبوی کا حاصل دے کر عرض کرتا ہوں کہ خدا میں جتنی پر غور فرمائیں گا اور
 مرزا کا کلام احمد گادینی کی ہی وہی ہے بدنگش ہو کر حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبِ حرمت سے عاہد ہو
 جائیں۔ دما کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ان ہولے ننگے ہاتھوں کو بھی صریحاً مستقیم کی دایہ نہ لے کر اور شیطان
 لیکن کے چنگل سے نہایت خطرناک ہے۔

1944-1945

عالم الدين وعليّ وآله واجتماعهم يوم الدين